

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

# اسلام میں عید حقیقت اور حکمت

تقریر عبدالقادر کاراند | ہر قوم میں کوئی نہ کوئی دن ایسا ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے۔ بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانے کھائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے لکھنے قوم عبداً و هذا عیدنا۔ یعنی ہر قوم کی ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

۲۔ یہ وہ دن ہے کہ جب لوگ اپنے روزوں سے فارغ ہو چکے ہیں اور ایک طرح کی زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں۔ تو اس دن ان کے لئے دو قسم کی خوشیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ طبعی اور عقلی۔ طبعی خوشی تو ان کو اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ روزہ کی عبادت بشاقہ سے فارغ ہو جاتے ہیں اور محتاجوں کو صدقہ مل جاتا ہے۔ اور عقلی خوشی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے عبادت مفروضہ کے ادا کرنے کی ان کو توفیق عطا فرمائی اور ان کے اہل و عیال کو اس سال تک باقی رکھنے کا ان پر انعام کیا، اس لئے ان خوشیوں کے اظہار کا حکم ہوا۔

تقریر عیدین کی وجہ | ہر قوم میں کچھ دستور اور رسمیں اور عاداتیں ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے میلے بھی ہیں جن کا تمام متمدن اور غیر متمدن قوموں میں رواج ہے۔ میلے کے دن خوراک لباس و ملاقات میں خاص اور نمایاں تبدیلی ہوتی ہے۔ اور یہ فطرتی چیز تھی مگر اس میں بڑھتے بڑھتے ہوا و ہوس کو بہت دخل ہو گیا۔ بہت میلے تجارت کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں تجارت کے ایسے بہت سے میلے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہر سلفہ کسی نہ کسی گاؤں میں میلہ ہوتا ہے۔

بعض میلوں میں جانوروں کو جمع کرتے ہیں جسے منڈھی کہتے ہیں۔ غرضیکہ ان میلوں کی تہ میں عجیب عجیب

مقاصد کام کر رہے ہیں۔ بعض تو اپنے گزارے کے لئے میلا لگاتے ہیں۔ اور بعض خاص چنڈے اور نذر و نیاز کے لئے اور بعض محض اپنی عظمت اور شان کے اظہار کے لئے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے ان میلوں کی اصلاح کر دی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی اس سے ان کو اصل سے منقطع نہیں کیا صرف اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں ہے کہ آپ نے جہاں اور قسم کے رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم و مشقت علی خلق اللہ کے تحت میں لے لیا وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کر دی۔ چنانچہ عید میں آپ نے اول تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا تعالیٰ کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں ہے۔ صفات میں اکر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں ہے۔ اور جامع جمیع صفات کا ملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کی جامعیت کو کوئی لفظ ظاہر نہیں کر سکتا یہ تو تعظیم لامر اللہ ہے۔ اور مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقہ فطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں اس وقت جاوے کہ اول اس کو ادا کرے۔ اصل سنت یہی ہے۔ اور پھر بعض مواقع میں یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تاکہ مساکین کو یقین ہو جاوے کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جاوے گی اور عید قربان میں مساکین وغیرہم کیلئے سید الطعام لحم۔ یعنی گوشت کی مہمانی مقرر فرمائی۔

یہ چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کے لئے کی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو فرائض انسان پر ہیں اور جو فرائض مخلوق کے ہیں ان کو پورا کریں دنیا کے کسی میلہ کو دیکھ لو کہ ان میں ان حقوق کی حفاظت اور یہ حکمت کی باتیں نہیں پائی جاتی ہیں۔ جو عیدین میں ہیں۔

تقریر عید قربان کی وجہ | عبادات کے اوقات مقرر ہوتے ہیں یہ بھی حکمت ہے۔ کہ اس وقت میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے جو طاعت و عبادت الہی کی ہو اور خدا تعالیٰ نے اس کو قبول کر لیا ہو اس وقت کے آنے سے ان کی جان نزاری یاد آکر اس عبادت کی طرف رغبت ہو پس یہ عید الضحیٰ کا دن وہ دن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم پروردگار خدا تعالیٰ کے حضور میں ذبح کر کے پیش کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جان کے بدلہ میں ایک ذبیحہ عظیم عنایت کیا اس لئے اس عید میں قربانی اس مصلحت سے مقرر کی گئی کہ اس میں ملت ابراہیمی کے ائمہ کے حالات اور ان کے جان و مال کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں خرچ کرنے اور ان کی غایت درجہ صبر کرنے کی یاد دہانی کر کے لوگوں کو عبرت دلانی گئی ہے۔ نیز حاجیوں کے ساتھ تشبیہ اور ان کی عظمت ہے۔ اور جس کام میں وہ حجاج مصروف ہیں، اس کی طرف دوسرے

لوگوں کو ترغیب ہے۔

عیدین میں نماز اور خطبہ مقرر ہوئی وجہ | عیدین میں خطبہ اور نماز اس لئے مقرر ہے کہ مسلمانوں کا کوئی اجتماع ذکر الہی اور شعار دین کی تعظیم اور جلال الہی کے استحضار سے خالی نہ ہو تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک دن مخصوص ہوتا ہے کہ اس میں اپنے تجمل کا اظہار کرتے ہیں اور خوب زیب و زینت کے ساتھ اپنے شہروں سے باہر نکلتے ہیں یہ ایسی رسم ہے کہ اس سے کوئی قوم عرب و عجم میں خالی نہیں ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان کے بھی دو دن ایسے مقرر تھے کہ وہ ان میں لہو و لعب یعنی کھیل کود کرتے تھے۔ تب آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بجائے ان دنوں کے اور دو بہتر دن دیدیئے ہیں۔ اور وہ یوم اضحیٰ اور یوم فطر ہیں اور ان کے تبدیل کرنے کی یہ ضرورت ہوئی کہ لوگوں میں جو دن خوشی کا ہوتا ہے۔ مقصود اس سے کسی نہ کسی دین کے شعار کا اظہار یا کسی مذہب کے اکابر کی موافقت یا اس قسم کی بات ہوتی ہے۔

اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ وسلم کو خیال ہوا کہ اگر ان کو آپ نے اسی حالت پر چھوڑ دیا۔ تو ایسا نہ ہو کہ اس میں جاہلیت کی کسی رسم کی تعظیم یا جاہلیت کے اسلاف کے کسی طریقہ کی ترویج ان کو مقصود نہ ہو اس لئے آپ نے بجائے ان دنوں کے ایام عیدین کو مقرر فرمایا کہ ان میں ملت ابراہیم صنیعت کے شعار کی عظمت ہے۔ اور آپ نے اس دن کے تجمل کے ساتھ ذکر خدا اور دیگر عبادات کو بھی ملا دیا کہ مسلمانوں کا کوئی اجتماع صرف لہو و لعب نہ ہو بلکہ ان کے اکٹھے ہونے سے اعلاء کلمۃ اسلام ہو۔ لہذا تکبیر کہنا بھی مسنون کیا گیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں وتکبروا لله علی ما هدکم لعلی خدا تعالیٰ نے جو تم کو ہدایت فرمائی ہے، اس پر اس کی بڑائی کو بیان کرو۔

عیدین کے دنوں میں عمدہ غذا | جبکہ عید کا دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے خاص کھانے اور نفیس لباس پہننے کی وجہ | صیانت و مہمانی کا دن ہے تو اس میں ضرور ہوا کہ خدا تعالیٰ کی یہ خاص صیانت جو کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کی ہے۔ وہ عمدہ اور نفیس طعام سے ہو اور اس کی قدر کی جائے، لہذا خدا داد نعمائے الہی سے خدا تعالیٰ کی طرف سے عمدہ کھانے پکانے چائیں اور اکل و شرب و لباس میں حد جائزہ تک وسعت کی جائے۔ کیونکہ اسی میں خدا تعالیٰ کی صیانت و دعوت کی تعظیم و تکریم پائی جاتی ہے۔ اور چونکہ یہ صیانت الہی کا دن ہے اس لئے مومن کو چاہئے کہ کھانے میں توسیع کرے اور غرباء کی خبر گیری کرے۔